الحاج محمد ابراہیم یوسف باوا رنگونی

یہ برطانیہ ہے

مجھے یورپ کے اس ملک برطانیہ میں آئے ہوئے پندرہ سال گذر چکے ہیں۔ یہ ملک حدیث پاک اَلدُّنْیَا سِجْنُ الْمُؤْمِنِ وَجَنَّۃُ الْکَافِرِ کا مصداق ہے، (یہ دُنیا مومن کے لیے قید خانہ اور کافر کے لیے جنت ہے) اور شعر ؎

ڈھیٹھ اور بے شرم بھی دُنیا میں ہوتے ہیں مگر
سب پہ سبقت لے گئی ہے بے حیائی آپ کی

کے عین مطابق ہے مغربی ممالک میں خصوصاً انسان عیش و عشرت کی چند روزہ زندگی گذارنے کے لیے اپنے آپ کو جانوروں بلکہ خنزیر سے بدتر بنا ڈالتے ہیں، ان کی حالت علامہ اقبالؒ کے اس شعر کے مطابق ہو چکی ہے ؎

وائے ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

انسان کی حالت جانور سے بدتر ہو گئی۔۔۔

جانوروں سے بدتر اس لیے کہ بروزِ قیامت جانوروں کا حساب کتاب ہو جانے کے بعد مٹی بنا دیئے جائیں گے اور انسان اشرف المخلوقات ہونے کے باوجود کفر و شرک، منافقت، گناہوں اور اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں میں دن رات ملوث ہو کر اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس طریقوں کو پس پشت ڈال کر نفس و شیطان چاہی زندگی گذارنے کی وجہ سے جہنم رسید کر دیئے جائیں گے۔

دوزخ کی صفت اور اہلِ دوزخ کی حالت

آیئے! ذرا ہم دوزخ کی صفت اور اہلِ دوزخ کے متعلق وعیدیں قرآن کریم سے سُنیں، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:۔

”بیشک نافرمان لوگ عذابِ دوزخ میں ہمیشہ رہیں گے، وہ اُن سے ہلکا نہ کیا جائے گا اور وہ اُسی میں مایوس پڑے رہیں گے اور ہم نے اُن پر ظلم نہیں کیا یہ خود ہی ظالم تھے اور پکاریں گے کہ اے مالک! تمہارا پروردگار ہمارا کام ہی تمام کر دے، وہ جواب دے گا کہ تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو گے۔“ (پ ۲۵ ع ۱۳ سورۂ زخرف از بیان القرآن ص ۵۹۵)

”بیشک زقوم کا درخت بڑے مجرم کا کھانا ہو گا۔ جو تیل کی تلچھٹ جیسا ہو گا، وہ پیٹ میں ایسا کھولے گا جیسا تیز گرم پانی کھولتا ہے، (اور فرشتوں کو حکم ہو گا کہ) اس کو پکڑو، پھر گھسیٹتے ہوئے

دوزخ کے بیچوں بیچ تک لے جاؤ پھر اس کے سر پر تکلیف دینے والا پانی چھوڑ دو (اور اُس سے استہزا کیا جاوے گا کہ) لے چکھ تو بڑا معزز مکرم ہے، یہ وہی چیز ہے جس سے تم شک کرتے تھے۔" (پ ۲۵ ع ۱۶ سورۃ الدخان از بیان القرآن صـ ۵۹۸)

اس طرح قرآن پاک کی اور آیتوں میں جہنم اور اہلِ نار کے متعلق وعیدیں درج ہیں، جس کا دل چاہے ذیل کے مقامات میں کسی معتبر و مستند تفسیر یا ترجمہ میں دیکھ لیں:۔

پ ۲۷ ع ۱۵ سورۂ واقعہ (وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ تا يَوْمَ الدِّيْنِ)

پ ۳۰ ع ۱۳ سورۂ غاشیہ (هَلْ اَتٰكَ تا مِنْ جُوْعٍ ط)

پ ۱۸ ع ۶ سورۂ المؤمن (وَمَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ تا وَلَا تُكَلِّمُوْنِ)

رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:"

"تمہاری (دُنیا کی) آگ جہنم کی آگ کے ستر حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہے۔" (متفق علیہ عن ابی ہریرہؓ)

"دوزخیوں میں سب سے کم عذاب جس کو ہوگا اُس کا یہ حال ہوگا کہ اُس کو دو جوتے اور دو تسمے آگ کے پہنا دیئے جائیں گے جس کی وجہ سے اُس کا دماغ مانند ہانڈی کے جوش مارے گا اور یہ معلوم ہوگا کہ اس سے بڑھ کر کسی کو عذاب نہیں ہو رہا ہے حالانکہ اُس کو سب سے کم عذاب ہو رہا ہوگا۔" (متفق علیہ عن نعمان بن بشیرؓ)

(بعض روایت میں ہے کہ یہ عذاب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب کو ہوگا)

"ایک ہزار سال تک جہنم کو دھونکا گیا ہے یہاں تک کہ وہ بالکل سُرخ ہوگئی، پھر ایک ہزار سال سال تک اور دھونکا گیا یہاں تک کہ وہ سفید ہوگئی، پھر ایک ہزار سال تک اور دھونکا گیا یہاں تک کہ بالکل سیاہ پڑ گئی، پس اب وہ ایک نہایت ہی سیاہ اور بہت ہی تاریک چیز ہے۔"

(ترمذی عن ابی ہریرہؓ از الترہیب من النار)

(بعض روایت میں ہے کہ پلصراط جہنم پر بچھایا جائے گا)

اسی طرح کئی احادیث میں دوزخ کے عذاب سے ڈرایا گیا اور دعاؤں کے ساتھ پناہ مانگنے کی تعلیم دی گئی۔ اس کا مطلب یہ نہیں کہ دنیا کی آگ کی طرح جل کر خاک ہو کر معاملہ ختم ہو جائے گا، بلکہ ہر مرتبہ نئی کھال ڈالی جائے گی اور بار بار جلایا جائے گا اور خدانخواستہ ایمان ہی سے کوئی ہاتھ دھو بیٹھے تو پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لیے دردناک عذاب میں یہ انسان مبتلا کیا جائے گا جس کا تصور بھی انسان اس دُنیا میں کر نہیں سکتا۔ (اللھم احفظنا)

میں برطانیہ کیوں آیا؟ | میں برطانیہ اپنے کام کے سلسلے میں آیا تھا اور ذرا بھی خیال نہ تھا کہ مجھے یہاں رہنا

پڑے گا، اپنے کپڑے لتے سب بمبئی چھوڑ آیا تھا اور بچے سب برما میں تھے، لیکن اللہ تعالیٰ کو کچھ اور منظور تھا، بس اتنا کہہ دینا کافی ہے کہ اسی پاک ذات کا فیصلہ تھا کہ میں یہاں مقیم ہوں اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کو منظور تھا اُسی ذاتِ اقدس نے کام لیا، اُسی کا کرم ہے اس میں اپنا کوئی حصہ اور کمال نہیں ہے۔

اس ملک میں قدم رکھتے ہی مجھے فوراً محسوس ہوا کہ مسلمان یہاں صرف دنیا کمانے آئے اور اگر مسلمانوں کا یہی رویہ رہا جو چل رہا ہے یعنی کمانا، کھانا پینا، سُکھ چین کی زندگی گذارنا اور مزہ کرنا اور حُبِّ مال میں خواص وعوام کا ملوث ہو کر دولت جمع کرنے ہی کی فکر کرنا اور اسی میں لگا رہنا، آج نہیں تو کل اولاد اور نسل کو ختم کر دے گی غیروں کے لعنتی اور ایمان سوز ماحول میں رہ کر اور نصاریٰ کے جانور سے بدتر بنانے والے اسکولوں میں اولاد کو بھیج کر ایسا المناک وقت آنے والا ہے کہ انسان ہکا بکا رہ جائے گا اور اسے کوئی تدبیر اور اس بھیانک ماحول اور حالت سے بچ نکلنے کی کوئی بات سمجھ میں نہیں آئے گی۔ یہی نہیں بلکہ رفتہ رفتہ مسلمان احساس کمتری میں اس قدر مبتلا ہو جائے گا کہ دوسروں کو نصیحت تو درکنار، مشورہ کرنے کی بھی ہمت نہیں ہوگی اور ہر فرد آنکھ مچولی کا کھیل کھیلتا ہوا نظر آئے گا ؎

جاگنا ہے جاگ لے افلاک کے سایہ تلے
حشر تک سوتا رہے گا خاک کے سایہ تلے

بے نمک ہے میری تحریر مگر تلخ نہیں
خالی از درد نہیں گرچہ ہے لشٹم پشٹم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھنے لگے گی تو اسلام کی ہیبت اور وقعت اُس کے قلوب سے نکل جائے گی اور جب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر چھوڑ بیٹھے گی تو وحی کی برکات سے محروم ہو جائے گی اور جب آپس میں گالی گلوچ اختیار کرے گی تو اللہ جل شانہ کی نگاہ سے گر جائے گی۔ (ترمذی)

ف:۔ ہائے افسوس! یہ سب کچھ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں، اللہ تعالیٰ ہی ہماری حالت پر رحم فرماوے ورنہ ہم خود اپنی تباہی کا سب کچھ سامان تیار کر چکے ہیں۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے ؎

وہ زمانہ میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور ہم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر

انگریز کی فطرت | امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاریؒ اپنے اکابر کی طرح انگریز کی دھوکہ اور چالبازی کی فطرت اچھی طرح جانتے تھے، چنانچہ فرمایا کہ "انگریز کی فطرت کا خمیر سانپ کے زہر سے اٹھایا گیا ہے اور اپنی غذا کیلئے اُسے انسانی خون کی جو چاٹ پڑی ہوئی ہے بڑی مشکل سے چھوٹے گی۔" (ختم نبوت، جلد ۸، شمارہ ۲)

ایک خط جس کی تعبیر پوری ہو رہی ہے | ۱۹۷۶ء میں گیارہ سال پہلے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور اُس کی دی ہوئی سمجھ سے میں نے ایک خط اپنے ایک محسن دوست کو یہاں کے حالات کے بارے میں لکھا، حالانکہ مجھے برطانیہ آئے ہوئے صرف چار سال ہی ہوئے تھے۔ اس خط میں کیا لکھا تھا؟ یہ تو آپ اس خط کو پڑھیں گے جب ہی معلوم ہوگا۔ بلکہ یوں کہنا مناسب ہوگا کہ اس خط میں جو بھی اللہ تعالیٰ نے لکھوا دیا تھا وہ سب کی سب باتیں بلکہ اُس سے

بڑھ کر حالات ہاتھ سے باہر نکلتے جارہے کی مسلسل ایسی خبریں آرہی ہیں کہ اللہ کی پناہ!

اِس خط کو ہم نے "مغربی ممالک میں بسنے والے مسلمانوں کے لیے واحد علاج" کے نام سے کتابی صورت میں شائع کر دیا ہے اور جس پر صدر مفتی دارالعلوم دیو بند حضرت مولانا محمد نظام الدین صاحب مدظلہ نے اپنا تبصرہ بھی فرمایا ہے۔

اس خط کو منگوا کر ضرور پڑھیں اور مسلمانوں کو سُنائیں۔ ؎

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے تم بھی اے مسلمانو! تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

اِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِاَنْفُسِهِمْ ؕ وَاِذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِقَوْمٍ سُوْٓءًا فَلَا مَرَدَّ لَهٗ ۚ وَمَا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ مِنْ وَّالٍ۔

(سورۃ الرعد پ۱۳ ع ۸)

واقعی اللہ تعالیٰ کسی قوم کی (اچھی) حالت میں تغیر نہیں کرتا جب تک وہ لوگ خود اپنی (صلاحیت کی) حالت کو نہیں بدلتے اور جب اللہ تعالیٰ کسی قوم پر مصیبت ڈالنا تجویز کر لیتا ہے تو پھر اس کے ہٹنے کی کوئی صورت ہی نہیں اور کوئی اس کے (یعنی اللہ کے) سوا مددگار نہیں رہتا۔ (بیان القرآن ۳۰۲)

اِسی کو کسی نے خوب کہا ہے ؎

خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

آج مسلمان کی بچیاں زنا میں بتلا اور بے بیاہی ماں بن رہی ہیں مسلمان تو مسلمان غیروں کے ساتھ خواص و عوام کی لڑکیاں فرار ہو رہی ہیں مسلمان بچیاں رنڈیوں اور گانے باجے کے پروگرام اور ریسرچ میں لگی ہوئی ہیں مسلمان کی بیٹیاں کلبوں، ہوٹلوں اور ڈسکو میں آتی جاتی ہیں مسلمان کی لڑکی فاحشہ خانہ کھول چکی تھی اور لڑکوں کی حالت؟ میں کیا لکھوں؟ وہ سب کچھ ہو رہا ہے اور کر رہے ہیں جو شریعتِ مطہرہ نے حرام اور کبیرہ گناہ سے نشاندہی کی ہے اور اللہ تعالیٰ نے مجھ سے گیارہ سال پہلے خط میں لکھوا دیا تھا ؎

قدم سُوئے مرقد نظر سوئے دُنیا کہاں جارہا ہے کدھر دیکھتا ہے؟

نہ تو انگریز ہیں ہم نہ مسلمان رہے عمر سب مفت میں کھو یا کیے نادان رہے (اکبر الہ آبادی)

اب باتیں یہاں تک سننے میں آتی ہیں کہ مسلمان کی اولادیں آپس میں میٹنگیں کرتی ہے اور کہتی ہے کہ اسلام بڑا تنگ نظر مذہب ہے ہم اس دینِ اسلام سے (نعوذ باللہ) بیزار ہیں لہٰذا ہم مذہب اسلام سے دستبردار ہوتے ہیں۔ اور بڑوں سے اسلام کے خلاف بحث و مباحثہ کر رہے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ۝

؎ جس میں نہ ہو انقلاب، موت ہے وہ زندگی رُوحِ اُمم کی کشش انقلاب ہے (علامہ اقبال رحمہ)

؎ دور ہے منزلِ عرفان خودی اور یہاں بے خودی کا ہے یہ عالم کہ خدا یاد نہیں